کھانا سامنے رکھ کر فاتحہ وغیرہ پڑھنے کا شرعی حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں سُنّی علماءِ کرام ومفتیانِ عظام اس مسئلہ میں کہ بعض سنی حنفی حضرات کہتے ہیں کہ کھانا ایصالِ ثواب کا ہو یا نئے گھر کا، نئی دُکان کی برکت کے لیے تقسیم کرنا ہو تو پہلے اپنے سامنے رکھ کر اُس کھانے پر مختلف قرآنی سورتیں وآیات پڑھیں پھر تقسیم کریں یہ ضروری ہے۔ کیا یہ طریقہ آپ ﷺ یا آپ کے خلفاءِ راشدین یا فقہ حنفی کی کسی معتبر کتاب سے ثابت ہے یا نہیں؟ وضاحت فرمائیں تا کہ ناواقف سنی حضرات گمراہ نہ ہوں۔

سائل: عبدالغفار۔ چک نمبر ۱۱۵، نزد اڈا چھیالس (۴۶) ضلع سرگودھا

الجواب بعون الوهّاب

احادیثِ شریفہ سے یہ بات تو ثابت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ اپنے کھانے کا آغاز "بِسْمِ اللّٰہِ وَ بَرَکَۃِ اللّٰہ" سے کرتے تھے (مستدرک حاکم: ٤/٢٠٩، حدیث نمبر: ١٦٣، باب الاطعمة) اسی طرح کھانے کے متعلق دیگر مسنون اعمال ثابت ہیں، مگر ایصالِ ثواب وغیرہ کا کھانا سامنے رکھ کر یا مختلف اشیاء کھانے کی سامنے رکھ کر مختلف سورتیں اور آیات کریمہ پڑھنا آنحضرت ﷺ اور حضرات صحابہ کرام واہلبیت عظام رضی اللہ عنہم اور چاروں ائمہ مجتھدین (امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام احمد بن حنبل، امام شافعی) رحمہم اللہ سے قطعاً ثابت نہیں ہے جیسا کہ علامہ عبدالحئی لکھنوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں (سوال وجواب بزبان فارسی ملاحظہ ہو):

سوال: فاتحه مروجه حال یعنی طعام را رُو برو نهاده ...... چیزے خواندن چه حکم دارد؟

جواب: ایں طور مخصوص نه درزمانِ آنحضرت ﷺ بود نه در زمانِ خلفاء بلکه وجودِ آن در قرونِ ثلاثه که مشهودلها بالخیر اند منقول نشره۔ (مجموعة الفتاویٰ، ص٧٧، حصه سوم)

جبکہ اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی صاحب نے بھی اپنے رسالہ "الحُجّة الفائحه" کے ص۱۶ پر لکھا ہے کہ وقتِ فاتحہ کھانے کا قاری کے سامنے ہونا بیکار بات ہے۔ یہ مذکور رسالہ فتاویٰ رضویہ جدید ج۹ ص۶۱۰ پر چھپ چکا ہے اور حوالہ میں دی گئی عبارت فتاویٰ رضویہ ج۹ ص۶۴۰ پر ہے۔

اور مکتبِ فکر بریلوی کے مشہور عالم محمد صالح صاحب کھانا سامنے رکھ کر فاتحہ پڑھنے کے بارہ میں لکھتے ہیں: یہ رسم سوائے ہندوستان کے اور کسی اسلامی ملک میں رائج نہیں۔ (تحفۃ الاحباب، ص۱۲۲)

اس رسم کی حقیقت سے نقاب کشائی کرتے ہوئے مؤرّخِ ہند محمد عبیداللہ نو مسلم (ہندو سے مسلمان ہوا) لکھتے ہیں: کھانا سامنے رکھ کر ہندو پنڈت اُس پر (منگھڑت کلام) پڑھا کرتے تھے اسی کو دیکھ کر جاہل مُلاّؤں نے مسلمانوں میں کھانا سامنے رکھ کر اس پر قرآن کریم پڑھنے کا عمل جاری کیا۔ تفصیل کے لیے دیکھیں "تحفۃ الہند" دوسرا باب چھٹی فصل ص۹۳، ۹۴، طبع میر محمد کتب خانہ کراچی۔

اسی لیے محققین اہلسنت نے اس رسم کو خلافِ سنت اور بدعت قرار دیا ہے چنانچہ فتاویٰ سمرقندیہ میں ہے کہ کھانے پر سورۃ فاتحہ، سورۃ اخلاص، سورۃ الکافرون وغیرہ کا پڑھنا بدعت ہے، عبارت یہ ہے: قرأة الفاتحة و الاخلاص و الکافرون علی الطعام بدعة. (بحواله: الجُنّه، ص ١٥٥)

اسی طرح محقق حنفی مفتی کفایت اللہ چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کھانے کی چیزوں کا یا پکے ہوئے کھانے کا ثواب میت کو پہنچانا ہے تو کسی مستحق کو دے دیں اس کے لیے کھانا وغیرہ کو سامنے رکھ کر سورتیں پڑھنا شریعت اسلامیہ میں ثابت نہیں ہے......اس لیے رائج شدہ تمام من گھڑت صورتیں بدعت ہیں۔

(کفایت المفتی، ج۴، ص۱۱۲، قدیم)

یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر اقبال مرحوم نے جب مسلمانوں کو دیکھا کہ بعض کاموں میں وہ ہندوؤں اور عیسائیوں کی نقالی کر رہے ہیں تو غیرت دینی میں آ کر یوں تبصرہ کیا، ذیل میں ملاحظہ ہو۔

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود　　　　یہ مسلماں ہیں جنھیں دیکھ کے شرمائیں یہود

حدیث شریف میں ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے ہمارے غیر کے طریقہ کو اپنایا وہ ہم میں سے نہیں ہے (مسلمانوں میں سے نہیں ہے)۔

قال علیه السلام: لیس منّا من عمل بسنّة غیرنا. (کنز العمّال، ج۱، ص۲۱۹، جدید)

حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص جس قوم کی مشابہت (نقالی) اختیار کرے گا وہ (قیامت کے دن) انھیں میں شمار ہوگا۔

قال علیه السلام: من تشبّه بقوم فهو منهم. (مشکوٰۃ شریف، ص۳۷۵)

حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص میری سنت اور میرے طریقہ کی مخالفت کرے گا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اُسے چاروں طرف سے آگ لگی ہوئی ہوگی۔

قال علیه السلام: من خالف سنّتی و سیرتی جاء یوم القیٰمة و تاکله النّار من کل مکان. (کنز العمّال، ج۱، ص۱۰۰)

لہٰذا مسنون طریقہ یہ ہے کہ عام برکت وغیرہ کے لیے کھانے کی چیزوں کو رسمی ختم پڑھے بغیر ہر امیر و غریب میں تقسیم کر سکتے ہیں، البتہ ایصال ثواب کا کھانا صرف غریبوں کا حق ہے امیر نہ کھائے۔ (فتاویٰ رحیمیہ) اسی طرح لکھا ہے اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی صاحب نے کہ مردہ کا کھانا صرف فقراء کے لیے ہے عام دعوت کے طور پر جو کرتے ہیں یہ منع ہے غنی نہ کھائے۔ (احکامِ شریعت، حصہ دوم، ص۱۶)

نوٹ: مروجہ ختم کی تاریخ اور اس کے تردیدی دلائل کی تفصیل کے لیے امام ربانی قطب الارشاد علامہ رشید احمد حنفی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے تلمیذِ رشید و خلیفہ مجاز حضرت مولانا فتح الدین رشیدی رحمۃ اللہ علیہ کا تاریخی رسالہ بنام ''ختم مرسومۃ الھند''، علماء حضرات ملاحظہ فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو بدعت سے نفرت اور سنت سے محبت نصیب فرمائے اور ہندوؤں کی نقالی میں رسمی ختم پڑھنے سے حفاظت فرمائے۔

.... فقط واللہ اعلم بالحق وھو یھدی الی الحق

کتبہٗ العبد محمد اعظم ہاشمی غفرلہٗ الغنی

۲۵ر رمضان المبارک ۱۴۳۲ھ



(جاری ہے......)

تصدیق

محقق اہلِ سنت حضرت مولانا مفتی سیّد عبدالقدوس ترمذی صاحب مدظلہم

(صدر دارالافتاء جامعہ حقانیہ ساہیوال ضلع سرگودھا)

اھل السنۃ والجماعۃ کے ہاں میت کے لیے ایصال ثواب جائز ہے خلافاً للمعتزلۃ ،لیکن ایصال ثواب سنت طریقہ کے مطابق ہونا چاہیے اس میں رسومات و بدعات نہ کی جائیں کہ اس طرح میت کو ثواب نہیں پہونچتا۔فالجواب صحیح

احقر عبدالقدوس ترمذی غفر لہٗ

۲۹ رمضان المبارک ۱۴۳۲ھ

دارالافتاء جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا